سورۃ الجاثیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۳ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝۴
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۵ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ
نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَيْلٌ
لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝۷ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ
لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۸ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا اتَّخَذَهَا
هُزُوًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ٭
حامیم ٭ کتاب کا اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے ۝۲ بے شک آسمانوں اور
زمین میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لئے ۝۳ اور تمہاری پیدائش میں اور جو جو جانور وہ پھیلاتا ہے
ان میں نشانیاں ہیں یقین والوں کے لئے ۝۴ اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں اور اس میں کہ اللہ
نے آسمان سے روزی کا سبب مینہ اتارا تو اس سے زمین کو اس کے مرے پیچھے زندہ کیا اور
ہواؤں کی گردش میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لئے ۝۵ یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم تم پر حق
کے ساتھ پڑھتے ہیں پھر اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے ۝۶ خرابی
ہے ہر بڑے بہتان باندھنے گنہگار کے لئے ۝۷ اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس پر پڑھی جاتی ہیں
پھر ہٹ پر جمتا ہے غرور کرتا گویا انہیں سنا ہی نہیں تو اسے خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی
اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی پر اطلاع پائے اس کی ہنسی بناتا ہے ان کے لئے خواری کا
عذاب ۝۹ (پارہ ۲۵ سورہ جاثیہ ۴۵/۴ ۱ تا ۹ ٭ ت: ک)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

سورہ جاثیہ مکی ہے اس میں ۴ رکوع اور ۳۷ آیات ہیں۔

۱۔ حا میم حروف مقطعات ہیں* اس سورۃ میں بھی کو آشکارا کر دیا گیا ہے

۲۔ کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔ اس کا پرشکوہ اسلوب بیان، اس کے دلآویز حکیمانہ مواعظ اس کا بیان کردہ فلسفہ حیات سب بتا رہے ہیں کہ یہ اس ارفع، اعلیٰ، ہمہ دان، ہمہ بین ہستی کا کلام ہے جو عزیز بھی ہے حکیم بھی ہے

۳۔ اسلام غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ وہ آیات بینات جو خالق کون و مکان کی وحدانیت اور اس کی صفات کاملہ پر ناقابل تردید شہادت دے رہی ہیں۔ اسی مقصد کے لئے قرآن کریم آفاق عالم کی ان تابندہ آیات میں غور کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔ (ضیاء القرآن)

۴۔ تم میں سے ہر ایک کے پیدا کرنے میں قدرت و وحدانیت کی نشانیاں ہیں* جانوروں کا پھیلانا اور مختلف انواع بنانا اور تکمیل معاش کے سارے اسباب جانوروں کو عطا کرنا یہ سب صانع مختار کی ہستی اور وحدانیت اور کمال پر دلالت کر رہے ہیں* ان لوگوں کے لئے جو توحید اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں

۵۔ رات دن کے تبادلے میں اور اس (مادہ) رزق میں جس کو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس سے زمین کو خشک ہونے کے بعد سرسبز کیا اور ہواؤں کے چلانے میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں* ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو دلائل کو سمجھتے اور ایمان لاتے ہیں* اہل عقل مراد ہیں کیونکہ کافر تو (بے عقل) جانور ہیں بلکہ جانوروں سے بھی زیادہ گم کردہ راہ (تفسیر مظہری)

۶۔ قرآن اور اس میں جو دلائل و براہین ہیں یہ حق ہیں اور اپنے ضمن میں حق کو لئے ہوئے ہیں اگر وہ ان پر ایمان نہیں لاتے اور ان کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے تو اللہ اور اس کی آیات کے بعد آخر کس چیز پر ایمان لائیں گے۔

۷۔ بات میں جھوٹا، قسمیں اٹھانے والا، رسوا، اپنے دل اور عمل کے اعتبار سے بدکار۔ اللہ کی آیات کا انکار کرنے والا

۸۔ اس پر پڑھی جاتی ہیں اللہ کی آیات سنتا ہے۔ پھر بھی اپنے کفر اور انکار پر اڑا رہتا ہے

تکبر اور عناد کے ساتھ۔ گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ اسے بتا دیجیے کہ روزِ قیامت اللہ کے اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

9۔ جب قرآن میں سے کوئی چیز یاد کرلے تو اس کا انکار کرتا ہے اور تمسخر اڑانا شروع کردیتا ہے "ان کے لئے خواری کا عذاب ہے" قرآن کی اہانت اور بے قدری کی سزا کے طور پر۔ مسلم نے صحیح میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کریم کو دشمن کی سرزمین کی طرف لے جانے سے منع فرمایا اس خدشے سے کہ دشمن کہیں اس کی بے ادبی (نہ) کرے (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ○ يَبُثُّ : پھیلاتا ہے ○ تَصْرِيف : پھیرنا ○ بَعْدَ : پیچھے ○ أَفَّاك : جھوٹا ○ أَثِيم : گنہگار، جس نے گناہ کیا ○ حَدِيث : بات ○ يُصِرُّ : وہ اصرار کرتا ہے، ضد کرتا ہے ○

تفہیمی خلاصہ ○ محبت معرفت سے مقدم ہے ○ مظاہرِ کائنات اہلِ تصدیق کے لئے وجودِ باری کے شواہد ہیں ○ ایمان ایقان پر مقدم ہے ○ دابہ ہر وہ جو حیوان کی قسم سے زمین پر چلے ○ آفاق وہ جو انسان سے خارج، انفس وہ جو انسان کے داخل میں ہے ○ رزق سے بارش بھی مراد ہے ○ زمین سے رطوبت آئی نکل جائے تو ناکارہ ہو جاتی ہے ○ ہوائیں بعض نافع اور بعض ضارہ ہوتی ہیں ○ عقل مکرم ہے ○ دلائل پر مطلع ہونا عقلا سے خاص ہے ○ دلائلِ خارجیہ سے شواہدِ قلبیہ افضل ہیں ○

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ 10 هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ 11 ع اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ

فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ 12 ج وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ 14 مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ 15 وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ 16 ج

ان کے آگے جہنم ہے اور ان کے ذرا کام نہ آئے گا جو انہوں نے (عمر بھر) کمایا اور نہ وہ کسی کام

آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مددگار بنا لیا تھا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہوگا ۝ 10 یہ

قرآن سراسر ہدایت ہے اور جنہوں نے انکار کیا اپنے رب کی آیتوں کا ان کے لئے دردناک عذاب ہے

سخت ترین عذاب ہی سے ۝ 11 ع اللہ وہ ہے جس نے مسخر کر دیا ہے تمہارے لئے سمندر کو تاکہ رواں دواں

اس میں کشتیاں اس کے حکم سے اور تاکہ تم (بحری تجارت سے) تلاش کرو اس کا فضل اور تاکہ تم اس کا

شکر ادا کیا کرو ۝ 12 اور اس نے مسخر کر دیا ہے تمہارے لئے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

سب کا سب اپنے حکم سے بےشک اس (نظام) میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر

کیا کرتے ہیں ۝ 13 (اے حبیب!) فرمائیے اہل ایمان کو کہ درگزر کرتے رہیں ان لوگوں سے جو امید نہیں

اللہ کے دنوں کی تاکہ اللہ خود بدلہ دے ہر قوم کو جو وہ کیا کرتے تھے ۝ 14 جو نیک عمل کرتا ہے پس وہ اپنے

بھلے کے لئے کرتا ہے اور جو برا کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا پھر اپنے رب کی طرف تمہیں لوٹایا

جائے گا ۝ 15 اور بےشک ہم نے عطا فرمائی تھی بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت اور ہم نے ان کو پاکیزہ

رزق دیا اور انہیں بزرگی دی (اپنے زمانے کے) اہل جہاں پر ۝ 16 (پارہ ۲۵/ سورہ جاثیہ ۴۵/ ۱۰ تا ۱۶ *ت:

۱۰۔ وراء اس جہت کا نام ہے جس کے مقابل شخص موجود ہے خواہ وہ پیچھے ہو یا سامنے ہو ✱ ان کے مال اور اولاد بھی انہیں جہنم سے کچھ فائدہ نہ دیں گی اسی طرح انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو اپنا دوست بنایا ہے وہ بھی انہیں کوئی فائدہ نہ دیں گے ۔ وہ بت جن کی وہ پرستش کرتے اور وہ رؤساء جن کی وہ اتباع کرتے تھے

۱۱۔ قرآن سراپا ہدایت ہے جس کے ذریعہ انسان گمراہی سے ہدایت پاتا ہے جنہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا ان کے لئے سخت ترین عذاب ہے

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر کی سطح کو چکنا ہموار بنایا کہ لکڑی جیسی چیز اس کے اندر جانے کے بعد اس پر تیرنے لگتی ہے اور اس میں غوطہ لگانے میں کوئی رکاوٹ نہیں سمندر و دریا کو اس طرح بنایا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلتی رہیں اور تجارت، غوطہ لگانے والے اور شکار کے ذریعہ اس سے اپنا رزق کمائیں ۔ تاکہ ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ

۱۳۔ ما فی السموٰت یعنی سورج چاند ستارے پانی برف وغیرہ اور ما فی الارض سے مراد حیوانات نباتات، معدنیات چشمے نہریں وغیرہ ✱ اللہ تعالیٰ نے چند امور کے لئے انہیں مسخر کیا جن کا نفع تمہیں ہی پہنچتا ہے ✱ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں غور و فکر کرتے ہیں ان کے لئے ان میں بڑی نشانیاں ہیں (تفسیر مظہری)

۱۴۔ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی حلم و مغفرت کی عادت سیکھیں ۔ جو اللہ کے وقائع کے قائل نہیں اور اس کے مصائب سے نہیں ڈرتے، دست درازی مومنوں پر کرتے ہیں (وہ) درگزر کریں انتقام کے درپے نہ ہوں معاف کریں تاکہ اللہ خود اس قوم کفار کو ان کے اعمال کا بدلہ دے

۱۵۔ جو کوئی نیک کام کرے گا اس کا آپ ہی ثمرہ پھل پائے گا اور جو کوئی برائی کرتا ہے اپنے سر پر بوجھ دھرتا ہے پھر تم کیوں ان کی برائی سے ڈرتے ہو اور کس لئے ان سے الجھتے ہو جہاں نیک کام کرنے اور برائی سے منع کرنے میں فتنہ و شر دیکھو وہاں سکوت کرنا اولیٰ ہے جیسا کہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے ([illegible])

۱۶۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو علم و فہم عطا کیا تھا اور ان میں انبیاء کرام اور کتابیں بھی بھیجی تھیں و من و سلویٰ یا یہ کہ غنیمتیں ان کو عطا کی تھیں اور ان کے زمانہ کے علماء پر ان کو کتاب و رسول کے ذریعے فضیلت دی تھی ۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ✱ وَرَآءِ : چھپانے والی چیز، آڑ ۞ یُغْنِي : مال دار بنا دے گا ۞ رِجْز : عقوبت

2781

سَخَّرَ : اس نے کام میں لگا دیا، اس نے بس میں کر دیا ۞ تَبْتَغُوْا : تم چاہتے ہو، ڈھونڈتے ہو ۞ یَرْجُوْنَ :
اندیشہ نہیں کرتے ۞ اَیَّامَ اللّٰہِ : اللہ کے دن ۞ اَسَآءَ : اس نے برائی کی ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اصنام سے کسی قسم کا فائدہ یا نقصان نہیں ۞ قرآن مجید عین
ہدایت ہے ۞ ظاہراً سننا باطن نہ سننا غفلت ہے ۞ من مانی بات بلا سند ہوتی ہے ۞ ہر وقت فضل ربانی
کی تلاش ہو ۞ تفکر بجائے خود عبادت ہے ۞ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ان کے لئے ہے ۞ درگزر
اور معاف کرنا احسن اعمال سے ہے ۞ ہر وہ جو نیک کام کرے گا اس کا اچھا صلہ پائے گا ۞ معصیت
و ظلم سے بچنا نیک بختی ہے ۞ ابرار جنت میں اور فجار جہنم میں ہوں گے ۞ عزت و فضیلت اللہ تعالیٰ
کی عطا ہے ۞

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ۝17 ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ
الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝18 اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝19 هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى
وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝20 اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ
كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ
وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

اور ان کو دین کے کھلے (کھلے) احکام بھی دیے پھر انہوں نے اختلاف کیا تو علم آنے کے بعد صرف آپس
کی ضد سے بے شک آپ کا رب ان میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا جن چیزوں میں کہ وہ باہم اختلاف
کیا کرتے تھے ۝17 پھر تمہیں دین کے رستہ پر قائم کیا پھر آپ اسی پر چلیئے اور نادانوں کی خواہشوں پر
نہ چلیئے ۝18 کیوں کہ وہ اللہ کے سامنے آپ کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور ظالم آپس میں ایک دوسرے
کے رفیق ہوا کرتے ہیں اور اللہ تو پرہیزگاروں کا رفیق ہے ۝19 یہ لوگوں کے لئے بصیرت اور ہدایت ہے
اور یقین کرنے والوں کے لئے رحمت ۝20 کیا گناہ کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کو ایمان دار اور
نیک کام کرنے والوں کے برابر کردیں گے ان کا جینا مرنا برابر ہے وہ بہت ہی برا فیصلہ کرتے ہیں ۝21
اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو درستی سے بنایا اور تاکہ ہر ایک شخص کو اس کے کئے کا بدلہ ملے اور
ان پر ظلم نہ ہوگا ۝22 (پارہ ۲۵/ سورہ جاثیہ ۴۵/ ۱۷ تا ۲۲ ✱ ت : ر :)

۱۷۔ الامر سے مراد دین ہے یعنی دین کے معاملہ میں انہیں کسی مخمصہ یا ابہام میں نہیں رہنے دیا گیا ✱ حضرت
ابن عباسؓ نے فرمایا کہ الامر سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس ہے یعنی حضور کے متعلق واضح
نشانیاں انہیں بتادی گئیں ✱ بنی اسرائیل متعدد فرقوں میں بٹے ہوئے تھے اور ان کے اختلافات شرعیہ
نوعیت کے تھے یہ محض باہمی حسد اور کینہ کے باعث تھے ✱ قیامت کے روز ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ کردیا جائے گا

۱۸۔ شریعت یعنی وہ عقائد، عبادات و معاملات جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے ہیں * بنی اسرائیل پر جو عنایات کی گئی تھیں ان لوگوں نے باہمی حسد و بغض سے جس طرح اپنے آپ کو مختلف دھڑوں میں تقسیم کر کے اپنی رعنائیت کھو دی تھی اب وہ اس قابل نہ رہے تھے کہ دعوتِ حق کے منصب پر قائم رہ سکیں * اللہ تعالیٰ نے یہاں اپنے حبیب خاتم النبیین ﷺ سے خطاب فرمایا کہ ہم نے آپ کو دین کے معاملہ میں ایک واضح شریعت عطا فرما دی ہے جس میں کوئی نقص نہیں * اے محبوب! اب آپ پر فرض ہے کہ آپ اس کی پیروی کریں۔ جس ذات نے آپ کو یہ جامع شریعت عطا فرمائی ہے وہ علیم و خبیر ہے اور اعتراض کرنے والے لوگ جاہل اور نفس پرست ہیں۔ (ضیاء القرآن)

۱۹۔ اس سے بظاہر خطاب حضور سے ہے درحقیقت ہم لوگوں سے۔ کفار کی کثرت دولت سے مسلمان مرعوب نہ ہو جائیں یہ سب بیکار ہے دیکھو قارون کو نہ اس کے مال نے بچایا۔ نہ دوستوں نے سب وبال ہو گئے * "اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں" صرف دنیا میں کیوں کہ ہر ایک اپنی جنس کی طرف مائل ہے آخرت میں یہ دوستی ٹوٹ جائے گی * کافر مومن کا کبھی دوست نہیں ہو سکتا مسلمانوں کے مقابلہ میں سب ایک ہو جاتے ہیں اس پر اعتبار نہ کرو * "اور اللہ دوست ہے ڈر والوں کا" دنیا میں بھی مرتے وقت بھی آخرت میں بھی اور جب اللہ مومن کا دوست ہو گیا تو اس کے سارے مقبول بندے فرشتے اور نیک انسان اس کے دوست ہو گئے

۲۰۔ قرآن کریم کے تین فائدے یعنی دنیا میں آنکھیں کھولنا، آخرت میں جنت کی راہ دکھانا اور دونوں جہاں میں رحمت ہونا صرف مسلمانوں کے لئے ہے (نور العرفان)

۲۱۔ یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ قرآن سراپا ہدایت ہے بلکہ جنہوں نے گناہ کئے وہ یہ گمان رکھتے ہیں کہ ہم انہیں ان لوگوں کی طرح بنا دیں گے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے * آیت مشرکین مکہ کے حق میں نازل ہوئی وہ مومنوں سے کہتے تھے جو تم دوبارہ کئے جانے کے بارے میں کہتے ہو اگر وہ حق ہے تو ہم آخرت میں بھی تم سے فضیلت رکھنے والے ہوں گے جس طرح ہم دنیا میں تم سے بہتر حالت میں ہیں * مومن دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا محب اور محبوب ہوتا ہے جبکہ کافر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کا مبغوض ہوتا ہے۔ وہ ساودت کا جو فیصلہ کرتے ہیں وہ کتنا ہی برا ہوتا ہے۔

۲۲۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا تاکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے وجو د

اس کی قدرت اور صفات کمال پر دلالت کرتی تھیں گویا یہ مذکورہ امور پر دلیل ہیں * تاکہ لوگ اس کے ذریعہ صانع کی اس کی قدرت اور اس کے عدل پر استدلال کریں اس کی اطاعت پر قائم رہیں اور ہر نفس کو اچھے برے عمل کی جزا دی جائے گی۔ نہ ان کے ثواب میں کمی کی جائے گی اور نہ ہی ان کے عذاب میں اضافہ کیا جائے گا

(تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ⊘ بَغْيًا : ضد، سرکشی ⊘ شَرِيعَةٍ : رستہ، شریعت، الٰہی طریقہ ⊘ أَهْوَآءَ : خواہش

لَنْ يُّغْنُوا : وہ ہرگز دفع نہیں کریں گے، نہ کرسکیں گے ⊘ بَصَائِرُ : کھلی دلیلیں ⊘ حَسِبَ : گمان کیا ⊘

اِجْتَرَحُوا : انہوں نے گناہ کمایا ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ امر دین میں دلائل ظاہرہ اور معجزات قاہرہ کا عطا کیا جانا فضل خاص ہے ⊘ شریعت کا مطلب امور شرعیہ کے حدود کی محافظت ہے ⊘ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کوئی روک نہیں سکتا ⊘ ظالم آپس میں دوست ہیں ⊘ شے کو غیر محل میں رکھنا ظلم ہے ⊘ بصائر سے مراد قرآن و آیات قرآنی ہیں ⊘ قرآن پاک بیماریوں کی نشاندہی کرتا ہے اور ان کے علاج کی رہبری فرماتا ہے ⊘ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا کرنا اپنے ذمہ کرم میں لیا ہے ⊘ معرفت سے مقام توحید بلند تر ہے ⊘

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ

وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ط

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۲۳ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ

اِلَّا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ج وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ج اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ ۲۴

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا

بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ۲۵ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۶ ع

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْ

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً قف كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ط اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ

تَعْمَلُوْنَ ۝ ۲۸ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْ

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا رکھا ہے اور باوجود جاننے بوجھنے کے (گمراہ ہو رہا ہے تو)

خدا نے (بھی) اس کو گمراہ کر دیا۔ اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اب خدا کے سوا

کون راہ پر لا سکتا ہے۔ بھلا تم نصیحت کیوں نہیں پکڑتے ۝ ۲۳ اور کہتے ہیں کہ ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ (یہیں)

مرتے جیتے ہیں اور ہمیں تو زمانہ مار دیتا ہے اور ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ صرف ظن سے کام لیتے ہیں ۝ ۲۴ اور جب ان کے

سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی یہی حجت ہوتی ہے کہ اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ

کہہ دو کہ خدا ہی تم کو جان بخشتا ہے پھر (وہی) تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو قیامت کے روز جس (کے آنے) میں کچھ شک نہیں

کو جمع کرے گا لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے ۝ ۲۶ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جس روز

قیامت برپا ہوگی اس روز اہلِ باطل خسارے میں پڑ جائیں گے ۝ ۲۷ اور تم ہر ایک فرقے کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل

بیٹھا ہوگا۔ ہر ایک جماعت اپنی کتاب (اعمال) کی طرف بلائی جائے گی۔ جو کچھ تم کرتے رہے ہو آج تم کو

اس کا بدلہ دیا جائے گا ۝ ۲۸ یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کر دے گی جو کچھ تم کیا کرتے تھے

ہم لکھواتے جاتے ہیں ۝ ۲۹-۱ (پارہ ۲۵/ سورہ جاثیہ ۴۵/ م ۲۳ تا ۲۹ * ت: ج)

۲۳۔ وہ اس کام کو کرتا ہے جو اس کے نفس کو پسند ہو اور ہر ایسے کام سے روگردانی کرتا ہے جس سے اس کا نفس انکار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی ذرا پرواہ نہیں کرتا (گویا ایسا شخص) اپنی خواہش کا بندہ بن گیا اور اس نے اپنی خواہش کو خدا بنا لیا* اللہ تعالیٰ پہلے سے جانتا ہے کہ یہ شخص صرف اپنے نفس کی پیروی کرے گا دعوت حق کی طرف قطعاً التفات نہ کرے گا۔ وہ اسی قابل تھا کہ اسے نعمت ہدایت سے محروم کر دیا جائے* اس اتباع ہوا کی نحوست اس پر ایسی پڑی کہ کان آوازۂ حق سننے سے بہرے ہو گئے آنکھوں کی نورِ حق دیکھنے کی بینائی سلب کر لی گئی ایسے بدبخت کو کون ہدایت دے سکتا ہے۔

۲۴۔ کفار مکہ صرف قیامت اور حیات بعد الموت کے ہی منکر نہ تھے بلکہ وہ ایسی ہستی کے بھی قائل نہ تھے جو اس سارے جہان کی خالق ہو اور اس میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات تغیرات اور احوال کی حقیقی فاعل ہو حیات اور موت، فتح و شکست، عروج و زوال اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ ان کا نظریہ تھا کہ زمانہ ہی موثر حقیقی ہے۔ جب وہ خالق کائنات ہی کے منکر تھے تو پھر رسالت قیامت نزول وحی پر ان کا ایمان کیسے ہو سکتا تھا اس لئے وہ اسی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے* خالق مختار کے انکار اور بعثت و قیامت کے بطلان کے لئے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں وہ محض ظن و تخمین کے گھوڑے دوڑا رہے ہیں (ضیاء القرآن)

۲۵۔ قرآن کریم کی وہ آیات آئیں جن میں قیامت کے ثبوت قوی دلائل بیان ہوئے ہیں* "تو بس ان کی حجت یہی ہوتی ہے کہ کہتے ہیں ہمارے باپ دادا کو لے آؤ اگر تم سچے ہو" یعنی ہمارے باپ دادوں کو زندہ کر دو۔ یہ مطالبہ بے جا تھا یہ کام وقت پر ہوتا ہے۔

۲۶۔ "تم فرماؤ اللہ تمہیں جلاتا ہے" اس طرح کہ بے جان نطفہ کو جان دار بناتا ہے پھر جب تک چاہے زندہ رکھتا ہے، جب چاہے موت دے دیتا ہے* اولاً جمع فرمائے گا پھر صالح و بدکار کی حمایت کرے گا "قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں لیکن بہت لوگ نہیں جانتے" شرعی امور میں جہالت عذر نہیں بے علم کو بھی سزا ملے گی کہ تو بے علم کیوں رہا (نور العرفان)

۲۷۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے وہ دنیا و آخرت میں ان کے مابین فیصلے فرمانے والا ہے "اور جس روز قیامت برپا ہو گی اس روز سخت نقصان اٹھائیں گے باطل پرست"

(تفسیر [illegible])   2787

اور وہ اللہ سے کفر کرنے والے اور اپنے رسول پر اس نے جو آیات بینات نازل فرمائی ہیں کا انکار کرنے والے ہیں

۲۸۔ قیامت کے دن ایک ساعت ایسی ہوگی جو دس سال کی ہوگی سب لوگ اس ساعت کے دوران دو زانو پڑے ہوں گے ✱ قیامت کے دن وقت جماعت بن کر اپنے نبی کے پیچھے چلا جائیں گے۔ (سلمان فارسیؓ) (دین محمدؐ) ✱ ہر فرقہ اپنے اعمال ناموں کے حساب کی طرف بلایا جائے گا آج تم کو تمہارے کئے کا بدلہ ملے گا۔ (تفسیر مظہری)

۲۹۔ "یہ ہمارا دفتر تم پر سچ سچ بول رہا ہے کہیں کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس کو ہم لکھ لیا کرتے تھے۔" ✱ حساب کتاب شروع ہوگا دفتر الٰہی ہر بات سچ سچ کہہ دے گا کیوں کہ جو تم اسے عمل کرتے تھے ہم اس کو لکھ لیتے تھے یعنی وہ عالم مثال میں منقش ہو جاتا تھا یعنی اس کا چربہ کھینچ جاتا تھا۔ (تفسیر عثمانی)

لغوی اشارے ⊘ غِشٰوَۃً : تاریکی کا پردہ، سرپوش، پردہ ⊘ دَھْرُ : زمانہ ⊘ جَاثِیَۃ : زانو پر بیٹھنے والی ⊘ یَنْطِقُ : وہ ٹھیک بات کرتا ہے ⊘ نَسْتَنْسِخُ : ہم محفوظ رکھتے تھے ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ نیکیاں و طاعت سے درجات بلند ہوتے ہیں ⊘ اللہ تعالیٰ کی رضا اطاعت میں ہے ⊘ سلامتی دین زبان کی حفاظت میں ہے ⊘ رات کی نمازیں نورِ قلب ہے ⊘ خواہشات سے نجات پانے کا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے ⊘ دہر کو برا کہنے سے رکو ⊘ تمام تاثرات اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے ⊘

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ط
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝٣٠ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قف اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى
عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝٣١ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ لا اِنْ نَّظُنُّ
اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝٣٢ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٣ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٣٤ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ
اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ج فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا
وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝٣٥ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣٧ ع

تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں لے گا یہی کھلی کامیابی ہے ۝٣٠ اور جو
کافر ہوئے ان سے فرمایا جائے گا کیا نہ تھا کہ میری آیتیں تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے اور تم مجرم
لوگ تھے ۝٣١ اور جب کہا جاتا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں شک نہیں تم کہتے ہم نہیں جانتے
قیامت کیا چیز ہے ہمیں تو یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں ۝٣٢ اور ان پر کھل گئیں ان کے
کاموں کی برائیاں اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی بناتے تھے ۝٣٣ اور فرمایا جائے گا آج
ہم تمہیں چھوڑ دیں گے جیسے تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور
تمہارا کوئی مددگار نہیں ۝٣٤ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا
تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے کوئی منانا چاہے ۝٣٥ تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں
ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب ۝٣٦ اور اسی کے لئے بڑائی ہے
آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے ۝٣٧ ع

(پارہ ٢٥/ سورہ جاثیہ ٤٥/ ٣٠ تا ٣٧ * ت: ض)

۳۰۔ "سو جو لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہ صریح کامیابی ہے"۔ یہاں رحمت سے مراد جنت ہے۔ "مومنین صالحین" کے لئے یہ کھلی کامیابی ہے ہر طرح کی آمیزش سے پاک۔

۳۱۔ "اور جو لوگ کافر تھے (ان سے کہا جائے گا) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں سو تم نے ان کو قبول کرنے سے تکبر کیا تھا اور تم اس وجہ سے بڑے مجرم لوگ تھے"۔ تم نے ان کو (یعنی آیات الٰہی کو) ماننے سے اور ان پر یقین کرنے سے تکبر کیا۔ تم ایسے لوگ تھے جن کی عادت ہی کفر اور جرم کرنے کی تھی تم کفر کے عادی تھے۔ مطلب یہ کہ اللہ کافروں کو اپنے غضب میں مبتلا کرے گا کیوں کہ وہ عادی مجرم تھے (تفسیر مظہری)

۳۲۔ اور جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور قیامت بلاشک آ رہے گی تو تم اے کافرو! یہی کہہ دیا کرتے کہ ہم کو یقین نہیں۔ ہاں ایک وہم سا ہے۔ کفار اس بارے میں دو فریق تھے بعض تو صریح انکار کرتے تھے اور بعض کو شک و تردد تھا۔

۳۳۔ ان کے اعمال بد کی برائی ان کے سامنے ظاہر ہو کر آئے گی عذاب کی شکل میں اور جس سے وہ دنیا میں تمسخر کیا کرتے تھے وہ ان پر الٹ پڑے گا یعنی عذاب (تفسیر حقانی)
"ازمایا جاے گا"

۳۴۔ "آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے" اس طرح کہ ہمیشہ عذاب دوزخ میں رکھیں گے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ گنہگار مومن کو اگرچہ عارضی طور پر دوزخ میں داخل فرما دے گا مگر اسے وہاں چھوڑے گا نہیں۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ بھول سے پاک ہے لہٰذا یہاں بھول کا نتیجہ یعنی چھوڑنا مراد ہے ✡ "جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے" یہاں بھی بھولنے سے مراد نہ ماننا اور تیاری نہ کرنا ہے نہ وہ بھول جو کہ جس کی معافی کا اعلان ہو چکا ہے کیونکہ کافر دیدہ و دانستہ قیامت کا انکار کرتا ہے ✡ "اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں"۔ معلوم ہوا کہ قیامت میں مددگار نہ ہونا کفار کا عذاب ہے گنہگار مومنوں کو نیک کار جنتی دوزخ سے نکال لیں گے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے (نور العرفان)

۳۵۔ اللہ کی آیات و احکام کا استہزاء اور دنیا کے فریب و غرور میں مبتلا رہنا یہ دو جرم ایسے

یہی چیزیں ہیں جنہوں نے تمہیں عذابِ جہنم کا مستحق بنا دیا۔ اب اس سے نکلنے کا امکان باقی ہے اور نہ اس بات کی

ہی امید کہ کسی موقع پر تمہیں توبہ اور رجوع کا موقع دے دیا جائے۔ (کاص)

۳۶۔ ہر قسم کی تعریفوں اور ثنا گستریوں کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہے جو آسمانوں کا رب، زمین کا

رب بلکہ سارے جہانوں کا رب ہے

۳۷۔ سچی اور سرمدی عظمتیں اور ہر نوع کی بڑائیاں اسی کو زیبا ہیں آسمانوں اور زمین میں اسی

کی کبریائی کا ڈنکا بج رہا ہے وہی سب پر غالب اور بڑا دانا ہے (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ○ تُتْلٰی : وہ پڑھی جاتی ہے، اس کی [illegible]ت کی جاتی ہے ○ نَدْرِیْ : ہم (نہیں) جانتے ○ نَظُنُّ : ہم کو (بھی) اک خیال سا ہوتا ہے ○ نَنْسٰکُمْ : ہم تم کو بھول جائیں گے ○ غَرَّتْکُمُ : حیاتِ دنیوی نے تم کو فریب دے رکھا تھا ○ یُسْتَعْتَبُوْنَ : ان سے اللہ کو راضی کرنے کی خواہش نہ کی جا(ئے گی)

تفہیمی خلاصہ ○ قیامت اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں مشہور وعدہ ہے اس میں شک نہیں ○ خاص اللہ تعالیٰ کی حمد ہے ○ اللہ تعالیٰ آسمانوں زمینوں اور جملہ عالم کا پروردگار ہے ارواح و اجسام ذوات و صفات سب

اللہ کی ہر صفت میں ہزاروں بڑی حکمتیں ہیں ○ اللہ تعالیٰ اعلیٰ و اکبر ہے ○ اپنے کل ماسوا سے اکبر ہے ○

وہ منزہ ہے کہ کوئی بھی کسی بھی صفت میں اس کا شریک ہو سکے ○